ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین :

سندھی ادبی بورڈ کا ایک نادر عربی مخطوطہ
(رسالہ الفقر المحمدی)

مولانا عبدالماجد دریا بادیؒ نے اپنی تصنیف "تصوف اسلام" میں تصوف کی جن امہات کتب پر تبصرہ کیا ہے اور ہر کتاب کے لیے الگ الگ جو ابواب قائم کیے ہیں ان میں نواں باب فقر محمدی کے لیے مخصوص کیا ہے - اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ شیخ احمد بن ابراہیم الواسطی نامی ایک بزرگ کا عربی میں ایک رسالہ الفقر المحمدی شیخ محدث دہلوی کے ہاتھ لگ گیا تھا جس کا فارسی ترجمہ انھوں نے "تحصیل الکمال الابدی باختیار الفقر المحمدی" کے نام سے کر دیا جو ان کے مجموعۂ رسائل و مکتوبات میں نمبر پانچ پر شائع ہوا -

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (م ۱۰۵۲ ھ ۱۶۴۲ء) کے رسائل و مکتوبات، اخبار الاخیار (مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۳۲ ھ) کے حاشیے پر شائع ہوئے تھے جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد فاضل صاحب نے کیا اور مدینہ پبلیشنگ کمپنی کراچی سے شائع ہوا - ان مکتوبات میں، مکتوب نمبر ۲ میں جو حضرت خواجہ باقی باللہؒ (م ۱۰۱۲ ھ) کے نام ہے شیخ محدثؒ نے رسالہ فقر محمدی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ اس میں حکم دیا گیا ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے توسل و توجہ اور آپ کے ماسواء سے قطع تعلق ہو - اس پر حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے اس رسالے کے متعلق دریافت فرمایا تھا کہ فقر محمدی کیسا رسالہ ہے؟ اس کے مصنف کون ہیں؟ اور اس رسالے میں کیا مضمون ہے؟ چنانچہ شیخ محدث نے اس کے جواب میں مکتوب نمبر ۵ میں لکھا کہ -

> "رسالۂ مذکور تصنیف شیخ عالم عامل عارف کامل احمد بن ابراہیم الواسطی الحزرمی (۱) است کہ از کبار مشائخ دیار عرب و مقتدای روزگار و در طریق اتباع سنت و تقویم و ترویج ایں طریقہ بی نظیر وقت خود بود"

پھر اس رسالے کا ترجمہ شروع کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

> "اکنون آں رسالہ را بطریق اختصار ترجمہ کنیم تا پیدا گردد کہ مقصود چیست؟ بی زیادت چیزی برآں و باللہ التوفیق"

چنانچہ شیخ محدثؒ نے اختصار کے ساتھ اس کا فارسی ترجمہ کرکے حضرت باقی باللہؒ کی خدمت میں بہ عنوان تحصیل الکمال الابدی باختیار الفقر المحمدی ارسال کیا فارسی زبان ہندوستان

میں علمی زبان تھی اور اسی کا چلن عام تھا اس لیے شیخ محدث کو یہ خیال ہوا کہ اس سے وہ لوگ بھی مستفید ہو سکیں جو صرف فارسی زبان ہی سے آشنا ہوں۔یہ رسالہ شیخ محدثؒ کے پاس تھا اور فارسی کے عام رواج کی وجہ سے اس کا ترجمہ کرنے کے وہی زیادہ اہل تھے ، کیونکہ ابھی ۱۰۰۰ ھ میں وہ حرمین شریفین کے علماء اور صلحاء سے مستفید ہو کر آئے تھے اور پھر حضرت خواجہؒ سے بیعت بھی ہو گئے تھے - حضرت خواجہؒ نے گو کہ کابل اور سمرقند میں علوم متداولہ کی تحصیل کر لی تھی (اور اس کی شہادت ان کی بعض تحریروں سے ملتی ہے) اور وہ خود بھی اس کا ترجمہ کر سکتے تھے لیکن اس وقت وہ رشد و ہدایت کے کام میں زیادہ مصروف تھے -

اس رسالے (الفقر المحمدی) کے مصنف کون ہیں ، اس کا ذکر اس رسالے میں نہیں ہے البتہ صرف شیخ محدث ہی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مصنف احمد بن ابراہیم الواسطی ہیں-

بروکلمان نے احمد بن ابراہیم الواسطی کا نام اس طرح ذکر کیا ہے " احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن الواسطی الحنبلی عمادالدین العباس بن العارف الحزامی المتوفی ۷۱۱ ھ / ۱۳۱۱ء (۲)

ان کا نام ذکر کرکے ان کی صرف دو تصنیفات کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں-

۱- مختصر السیرۃ النبوہ جس کا ماخذ سیرت ابن ہشام ہے-

۲- مفتاح طریق المحبین و باب الانس برب العالمین المودی الی احوال المقربین ذیل کشف الظنون (جلد دوم کالم ۵۲۵) میں مفتاح طریق المحبین کے متعلق لکھا ہے کہ یہ کتاب تصوف کے متعلق ہے اور اس کے مصنف کا نام اس طرح ذکر کیا ہے

" عماد الدین احمد بن ابراہیم ابن عبدالرحمٰن بن مسعود الواسطی البغدادی الحنبلی المتوفی بدمشق ۷۱۱ ھ "

اور اس کتاب کی ابتداء یوں ہوتی ہے " الحمد للہ علی نعمائہ دتوالی الائہ الخ

علامہ ابن حجرؒ نے ان کا نام اس طرح ذکر کیا ہے-

" احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن عماد الدین ابن الشیخ ابی اسحاق شیخ الحزامیہ الواسطی ثم الدمشقی الصوفی " اور لکھا ہے کہ ان کی ولادت ۶۵۷ ھ میں ہوئی - شافعی مذہب کی فقہ کا علم حاصل کیا ، زہد و عبادت اور تجرد و انقطاع کی زندگی بسر کی - لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے ، خوش خط تھے اس لیے کتابت کے ذریعے روزی حاصل کرتے تھے ، اپنے وقت کی نگرانی اور حفاظت کرتے تھے خانقہوں کو پسند نہیں کرتے تھے ، ایک جماعت ان کی پیروکار تھی ذہبی (م ۷۴۸ ھ) ان کی مجلسوں میں کئی بار شریک ہوئے اور ان سے استفادہ کیا - انھوں نے سلوک پر کتابیں لکھیں، منازل السائرین کی شرح لکھی اور دلائل النبوہ کا اختصار کیا - ماہ ربیع الثانی ۷۱۱ ھ میں وفات پائی (۳)

(۳)

اسمٰعیل پاشا نے ان کا نام اس طرح ذکر کیا ہے

احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مسعود الواسطی عماد الدین الحنبلی البغدادی ثم الدمشقی - اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ ۶۵۷ ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔ اور ۷۱۱ ھ میں وفات پائی - اور ان کی مندرجہ ذیل تصنیفات کا ذکر کیا ہے -

۱- البلغۃ والاقتناع فی حل شبہہ مسلہ السماع

۲- شرح منازل السائرین

۳- مدخل اہل الفقہ واللسان الی میدان المحبتہ والعرفان -

۴- مفتاح طریق المحبین و باب الانس برب العالمین المودی الی احوال المقربین (۴)

....

علامہ الیافعی الیمنی (م ۷۶۸ ھ) احمد بن ابراہیم الواسطی کے بہت زیادہ قریب العہد ہیں کیونکہ علامہ یافعیؒ نے ۷۶۸ ھ میں اور احمد بن ابراہیم نے ۷۱۱ ھ میں یعنی صرف ستاون (۵۷) سال قبل وفات پائی ہے اس لیے ظاہر ہے کہ یافعیؒ کا بیان ان کے بارے میں دیگر سوانح نگاروں کے اعتبار سے زیادہ مستند شمار ہو گا - وہ احمد بن ابراہیم کا نام اور ان کے حالات اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن الواسطی الحنبلی عماد الدین العباس الحزامی تھا - یہ ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ ۶۵۷ ھ کو واسط میں جہاں ان کے والد احمدیہ سلسلے کے شیخ تھے پیدا ہوئے - بغداد میں انھوں نے تعلیم حاصل کی حج کے بعد قاہرہ چلے گئے - اسکندریہ میں شاذلیہ سلسلے سے منسلک ہو گئے دمشق میں ابن تیمیہؒ سے سیرت اور حدیث کی تعلیم حاصل کی (۵) اس کے بعد حنبلی مسلک اختیار کر لیا - زندگی بھر تعلیم حاصل کرنے میں مشغول رہے مصارف زندگی تصنیف و تالیف سے پورے کیے ۱۹ ربیع الاول ۷۱۱ ھ کو دمشق کے ایک چھوٹے سے شفاخانے میں وفات پائی - پھر ان کی دو (۲) تصنیفات کا ذکر کیا ہے ایک کا نام ہے " مختصر السیرۃ النبویہ " اور دوسری تصنیف کا نام ہے مدخل اہل الفقہ واللسان الی میدان المحبتہ والعرفان (۶)

نام سے متعلق ان بیانات میں سوانح نگاروں کے جزوی اختلاف کے باوجود ، یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی احمد بن ابراہیم واسطی ہیں جن کا ذکر شیخ محدثؒ نے رسالہ فقر محمدی کے مصنف کی حیثیت سے کیا ہے - اگرچہ نہ تو اس زیر نظر رسالے میں کوئی داخلی شہادت اس قسم کی موجود ہے کہ اس کے مصنف احمد بن ابراہیم ہیں ، اور نہ مندرجہ بالا مصنفین اور سوانح نگاروں میں سے کسی نے ان کی تصنیفات میں اس رسالہ فقر محمدی کا ذکر کیا ہے۔

فقر محمدی کا رسالہ اصل عربی میں اور کہاں کہاں موجود ہے یہ تو معلوم نہیں ہو سکا -

لیکن اس کا ایک قلمی نسخہ سندھی ادبی بورڈ کے حیدرآباد کے ذخیرۂ مخطوطات میں موجود ہے۔اس کا رجسٹر نمبر ۸۳ ہے۔اس رسالے کے ساتھ کئی عربی و فارسی مکمل رسالے بے ترتیبی کے ساتھ یکجا بندھے ہوئے ہیں ۔یہ ۱۲۰ اوراق پر مشتمل ہے زیرنظر رسالہ ورق ۷۶ ب سے ۸۲ الف تک ہے تقطیع ۶ × ۸ انچ ہے سطریں ترچھی ہیں اور ہر صفحے میں ۲۳ سطریں ہیں کتابت نفیس ہے اور شکستہ آمیز نستعلیق خط میں لکھے گئے ہیں سال کتابت ۲۴۔ ربیع الاول روز پنجشنبہ ۱۱۳۳ھ ہے اور کاتب نے ترقیمے میں اپنا نام اس طرح تحریر کیا ہے۔

"بید فقیر اضعف عباداللہ تعالیٰ الکریم عبدالحلیم ابن شریعت پناہ ، فضائل و کمالات دستگاہ قاضی ابوالفتح ابن قاضی عثمان مرحوم "

سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد کے ذخیرۂ مخطوطات کی مفصل انگریزی کیٹلاگ تیار کرنے کے دوران(جو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی نگرانی اور ڈاکٹر نجم الاسلام کی رفاقت و شراکت میں تیار کی گئی تھی) راقم الحروف کی نظر اس رسالے پر پڑی۔ اس رسالے کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر اس کا عکس لے کر اور اس کی تصحیح کرکے حواشی کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ چھپ کر یہ رسالہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ اگرچہ راقم الحروف نے اس عربی مخطوطے کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے لیکن چونکہ اس وقت صرف عربی متن کو محفوظ رکھنا پیش نظر ہے اس لیے اس کا عربی متن ہی پیش کیا جا رہا ہے جس کی تصحیح میں شیخ محدثؒ کے فارسی ترجمے سے بھی مدد لی گئی ہے۔

ابوالفتح محمد صغیرالدین

(رسالے کا عربی متن آئندہ پیش کیا جائے گا ۔ مدیر)

حواشی

(۱) لفظ حزامی فارسی میں اسی طرح طبع ہوا ہے یعنی الف اس طرح چھپا ہے کہ راء معلوم ہوتا ہے چنانچہ حزامی کو حزرمی پڑھا گیا۔ اور چونکہ حزرمی کوئی نسبت نہیں ہے بلکہ حضرمی ہے (یعنی بالضاد) اس لیے غالباً اردو مترجم یہ سمجھے کہ شاید یہ طباعت کی غلطی ہے چنانچہ حزرمی کو حضرمی کر دیا حالانکہ یہ لفظ اصل میں حزامی ہے لیکن اردو ترجمے میں یہ لفظ حضرمی طبع ہوا ہے۔